رضوان اللہ

حضرت نوح کی عمر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سوال: قرآن میں نوح علیہ السلام کی عمر ساڑھے نو سو سال بیان ہوئی ہے، اس بیان کو کیا ہم مبالغے کا ایک اسلوب قرار دے سکتے ہیں؟ یعنی اس مدت کو حقیقت میں مراد لینے کے بجاے ہم کہیں کہ یہ محض ان کی طویل عمری کا بیان ہے اور یہ ویسا ہی اسلوب ہے جو 'كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَةٍ'[1] اور 'لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِي الۡبِلَادِ'[2] کی آیات میں قوم عاد کی قامت کے بارے میں استعمال کیا گیا ہے؟

جواب: اول تو یہ بات سامنے رہنی چاہیے کہ حضرت نوح کی عمر ساڑھے نو سو سال ہونے کا بیان تورات میں آیا ہے، وگرنہ قرآن اس معاملے میں بالکل واضح ہے کہ یہ مدت اصل میں اُن کی بعثت کی عمر ہے اور اس لحاظ سے اُن کی کل عمر اس سے بھی کچھ زیادہ ہی بنتی ہے۔ دوسری یہ بات کہ اوپر سوال میں قوم عاد کے متعلق جن دو آیات کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے 'كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَةٍ' کی آیت مبارکہ میں اُن کے قد و قامت کا کوئی بیان سرے سے موجود نہیں ہے۔ بلکہ اس میں آنے والے عذاب کی شدت، اس کے مقابلے میں اُن کی بے بسی اور اس کے بعد اُن کی لاشوں کی بے توقیری کا بیان ہوا ہے۔ گویا ہوا کی شدت اس قدر زیادہ ہے کہ اس نے انھیں جڑ پیڑ سے اکھاڑ ڈالا ہے اور وہ اس کے زور سے اب کھوکھلے تنوں کی طرح ادھر سے ادھر لڑھکتے

۱۔ الحاقہ ۶۹: ۷۔ ''پھر تم ان کو دیکھتے کہ اس طرح اس میں پچھڑے پڑے ہیں، جیسے وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔''۔

۲۔ الفجر ۸۹: ۸۔ ''جن کے برابر دنیا کے ملکوں میں کوئی قوم پیدا نہیں کی گئی۔''۔

پھرتے ہیں۔ البتہ، جہاں تک 'لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ' کے الفاظ کا تعلق ہے تو یہ اپنے اندر پوری گنجایش رکھتے ہیں کہ انھیں کسی درجے میں اُس قوم کے قد و قامت کا بیان بھی مانا جا سکے۔ لیکن ایک فرق یہاں بھی واضح رہنا چاہیے کہ ان الفاظ میں غیر متعین طور پر اُن کی قامت کا بیان ہوا ہے، اس لیے یہ تو مبالغے کا ایک اسلوب ہو سکتے ہیں، مگر اس کے مقابلے میں 'فَلَبِثَ فِیۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا' کے الفاظ کا معاملہ اس سے یک سر مختلف ہے۔ ان میں یہ نہیں کہا گیا کہ "حضرت نوح کو بہت بڑی عمر دی گئی" یا "وہ سال ہا سال اور مدت مدید جیتے رہے" کہ اس صورت میں ممکن تھا کہ ہم انھیں محض اُن کی طویل عمری کا ایک عمومی بیان مان لیں۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں متعین طور پر اور اعداد میں گن کر، حتیٰ کہ 'اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا' کے تاکیدی اسلوب[3] میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال مبعوث رہے۔ چنانچہ یہ مبالغے کا کوئی اسلوب نہیں ہیں، بلکہ حقیقت میں اُن کی عمر کا بیان ہیں۔ نیز، یہ بیان اور بھی زیادہ موکد ہو جاتا ہے جب یہ بات بھی سامنے رکھی جائے کہ تورات میں چھ سو[4] اور ساڑھے تین سو برس[5] کو باقاعدہ جمع کر کے بتایا گیا ہے کہ نوح کی کل عمر ساڑھے نو سو برس تھی[6] اور قرآن مجید، ظاہر ہے کہ اسی پس منظر میں اور اسی معنی میں یہاں 'ساڑھے نو سو برس' کے الفاظ لے کر آیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۳۔ اور یہ اسی طرح کا تاکیدی اسلوب ہے، جیسے ہم اپنی زبان میں کسی شے کے بارے میں کہیں کہ "ایک کم پورے سو کی تو میری اپنی خرید ہے۔"

۴۔ کتاب پیدایش ۷: ۶۔

۵۔ کتاب پیدایش ۹: ۲۶۔

۶۔ کتاب پیدایش ۹: ۲۷۔